بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء + عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

رجسٹرڈ نمبر ایل۔ ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

خطبہ نمبر ۲۶

فون ۴۴۹

جلد ۳۸/۷۳ | بدھ ۱۵ ذوالحجہ ۱۴۰۴ھ ؛ ۱۲ تبوک ۱۳۶۳ ہش ؛ ۱۲ ستمبر ۱۹۸۴ء | نمبر ۲۰۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۱ ستمبر/تبوک/ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"بخار اور متلی کی وجہ سے طبیعت بیت ناساز ہے"۔

"احباب خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے آمین"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

اولیاء اللہ پر جتنے مصائب پڑتے ہیں اتنا ہی وہ قدم آگے بڑھاتے ہیں

اپنے کامل صدق کی برکت سے وہ تمام امتحانات سے اوّل درجہ کے پاس یافتہ ہو کر نکلتے ہیں

عزت و حرمت کا تاج ان کے سر پر رکھا جاتا ہے اور ان پر پڑنے والے تمام اعتراضات حباب کی طرح معدوم ہو جاتے ہیں

"ابتلاؤں نے ..... ثابت کر دکھایا کہ ..... (انبیاء و اولیاء) کیسے سچے وفادار اور عاشق صادق ہیں کہ ان پر آندھیاں چلیں اور سخت سخت تاریکیاں آئیں اور بڑے بڑے زلزلے ان پر وارد ہوئے اور وہ ذلیل کئے گئے اور جھوٹوں اور مکاروں اور بے عزتوں میں شمار کئے گئے اور اکیلے اور تنہا چھوڑے گئے۔ یہاں تک کہ ربانی مددوں نے بھی جن کا ان کو بڑا بھروسہ تھا کچھ مدت تک منہ چھپا لیا اور خدا تعالیٰ نے اپنی مربیانہ عادت کو یکبارگی کچھ ایسا بدل دیا کہ جیسے کوئی سخت ناراض ہوتا ہے اور ایسا انہیں تنگ و تکلیف میں چھوڑ دیا کہ گویا وہ سخت موردِ غضب ہیں اور اپنے تئیں ایسا خشک سا دکھلایا کہ گویا وہ ان پر ذرا مہربان نہیں بلکہ ان کے دشمنوں پر مہربان ہے۔ اور ان کے ابتلاؤں کا سلسلہ بہت طول کھینچ گیا۔ ایک کے ختم ہونے پر دوسرا اور دوسرے کے ختم ہونے پر تیسرا ابتلاء نازل ہوا۔ غرض جیسے بارش سخت تاریک رات میں نہایت شدت و سختی سے نازل ہوتی ہے ایسا ہی آزمائشوں کی بارشیں ان پر ہوئیں پھر بھی وہ اپنے پکے اور مضبوط ارادہ سے باز نہ آئے سست اور دل شکستہ نہ ہوئے بلکہ جتنا مصائب و شدائد کا بار ان پر پڑتا گیا اتنا ہی انہوں نے آگے قدم بڑھایا اور جس قدر وہ توڑے گئے اسی قدر وہ مضبوط ہوتے گئے اور جس قدر انہیں مشکلاتِ راہ کا خوف دلایا گیا اسی قدر ان کی ہمت بلند اور ان کی شجاعتِ ذاتی جوش میں آتی گئی بالآخر وہ ان تمام امتحانات سے اوّل درجہ کے پاس یافتہ ہو کر نکلے اور اپنے کامل صدق کی برکت سے پورے طور پر کامیاب ہو گئے اور عزت اور حرمت کا تاج ان کے سر پر رکھا گیا اور تمام اعتراضات نادانوں کے ایسے حباب کی طرح معدوم ہو گئے کہ گویا وہ کچھ بھی نہیں تھے۔"

(اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء مندرجہ "تبلیغ رسالت" جلد ۱ صفحہ ۱۳۱ تا ۱۳۲)

● برادرم خالد سیف اللہ خان صاحب دارالصدر ربوہ کے بیٹے عزیزم وسیم احمد کے فیصل آباد میں گردہ و مثانہ کے دو اپریشن ہوئے ہیں۔ صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(سید سجاد احمد ۲/۲۷ دارالرحمت شرقی ربوہ)

انسان کی پیدائش کی غرض

"کس قدر ضرورت ہے کہ تم اس بات کو سمجھ لو کہ تمہارے پیدا کرنے سے خدا تعالیٰ کی غرض یہ ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اور اسی کے لیے بن جاؤ۔ دنیا تمہاری مقصود بالذات نہ ہو۔ میں اس لیے بار بار اس ایک امر کو بیان کرتا ہوں کہ میرے نزدیک یہی ایک بات ہے جس کے لیے انسان آیا ہے اور یہی بات ہے جس سے وہ دور پڑا ہوا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ تم دنیا کے کاروبار چھوڑ دو۔ بیوی بچوں سے الگ ہو کر کسی جنگل یا پہاڑ میں جا بیٹھو ..... میں تو کہتا ہوں کہ تم اپنے کاروبار کو جد و جہد سے کرو حدیث میں آیا ہے جس کے پاس زمین ہو اور وہ اس کا تردد نہ کرے تو اس سے مؤاخذہ ہوگا۔ پس اگر کوئی اس سے یہ مراد لے کہ دنیا کے کاروبار سے الگ ہو جائے تو وہ غلطی کرتا ہے۔ نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ سب کاروبار جو تم کرتے ہو اس میں دیکھو کہ خدا تعالیٰ کی رضا مقصود ہو اور اس کے ارادہ سے باہر نکل کر اپنی اغراض و جذبات کو مقدم نہ کرو۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۸۳)

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ

امرائے کرام / صدر صاحبان

۲۸ ستمبر سے

"ہفتہ تحریک جدید منائیں"

(وکیلِ المال اوّل)

پبلشر: مسعود احمد، طابع: سید عبد الحیّ، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل، دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت [illegible] پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایمان والوں کی بڑی علامت

نماز باجماعت ادا کرنا

نماز کی اصل غرض فحشاء اور منکر سے روکنا ہے:

★ سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہٗ ★

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یہ قرآن ہدایت اور بشارت کا تو موجب ہے مگر ان کے لئے نہیں جو اپنے منہ سے تو ایمان کا اظہار کرتے ہیں لیکن عمل دیکھو تو نہ وہ نمازیں پڑھتے ہیں نہ زکوٰۃ دیتے ہیں اور نہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں ایسے لوگوں کے لئے نہ قرآن ہدایت کا موجب بنتا ہے اور نہ الٰہی تائیدات اور اس کی برکات ان کے شامل حال ہوتی ہیں۔ قرآن کریم کی کامل ہدایت اور اس کی بشارت کے شیریں ثمرات سے صرف وہی لوگ متمتع ہوتے ہیں جو باجماعت نمازیں ادا کرتے ہیں۔ ہمیشہ زکوٰۃ دیتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ مذہب کا اہم ترین حصہ جو اس کے لئے دل اور دماغ کی حیثیت رکھتا ہے۔ عبادت الٰہی ہی ہے۔ اگر عبادت الٰہی کو ترک کر دیا جائے تو مذہب صرف رسم و رواج کا نام بن کر رہ جائے گا۔ اور خدا تعالیٰ سے تعلق کا دعویٰ محض ایک ڈھکوسلہ ہوگا۔ اس لئے اس جگہ مومنوں کی پہلی صفت اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وہ نمازوں کو قائم کرتے ہیں یعنی خود بھی باجماعت نماز ادا کرتے ہیں جس کی طرف یُقِیْمُوْنَ کا لفظ اشارہ کرتا ہے اور دوسروں کو بھی نمازوں کی ادائیگی کی تلقین کرتے رہتے ہیں۔ گویا بحیثیت جماعت وہ نمازوں کی ادائیگی کا ہمیشہ التزام رکھتے ہیں۔ اگر یہاں صرف انفرادی نمازوں کا ذکر ہوتا تو یُصَلُّوْنَ کہنا کافی تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے یصلون کا لفظ استعمال نہیں فرمایا بلکہ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ اسی طرح قرآن کریم کے اور مقامات میں بھی اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ یا اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ کے الفاظ ہی استعمال ہوئے ہیں اور اقامت ہمیشہ باجماعت نماز میں ہی ہوتی ہے۔ پس مومنوں کی ایک بڑی علامت اس آیت میں یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ باجماعت نمازیں ادا کرتے ہیں اور نہ صرف خود نمازوں کی پابندی کرتے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی نمازوں کی ادائیگی کی تلقین کرتے رہتے ہیں۔ ہم نے دیکھا ہے بعض لوگ خود تو نماز کے بڑے پابند ہوتے ہیں مگر اپنے بیوی بچوں کے متعلق کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ حالانکہ اگر ان کے دل میں سچا اخلاص ہو تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ کسی بچے کا یا بیوی کا یا بہن بھائی کا نماز چھوڑنا انسان گوارا کر سکے۔

ہماری جماعت کے ایک مخلص دوست تھے جو اب فوت ہو چکے ہیں۔ ان کے لڑکے نے ایک دفعہ مجھے لکھا کہ میرے والد صاحب میرے نام الفضل جاری نہیں کرواتے۔ میں نے انہیں لکھا کہ آپ کیوں اس کے نام الفضل جاری نہیں کراتے تو انہوں نے جواب دیا کہ میں چاہتا ہوں کہ مذہب کے معاملہ میں اسے آزادی حاصل رہے اور وہ آزادانہ طور پر اس پر غور کر سکے۔ میں نے انہیں لکھا کہ الفضل پڑھنے سے تو آپ سمجھتے ہیں کہ اس پر اثر پڑے گا اور مذہبی آزادی نہیں رہے گی۔ لیکن کیا اس کا بھی آپ نے کوئی انتظام کر لیا ہے کہ اس کے پروفیسر اس پر اثر نہ ڈالیں۔ اس کی کتابیں اس پر اثر نہ ڈالیں۔ اس کے دوست اس پر اثر نہ ڈالیں۔ اور جب یہ سارے کے سارے اثر ڈال رہے ہیں تو کیا آپ چاہتے ہیں کہ اسے زہر تو کھانے دیں اور تریاق سے بچایا جائے۔ غرض اقامت صلوٰۃ ایک نہایت ہی ضروری چیز ہے اور اس میں خود نماز پڑھنا۔ دوسروں کو پڑھوانا اور اخلاص اور جوش کے ساتھ پڑھنا۔ باوضو ہو کر ٹھہر ٹھہر کر باجماعت اور پوری شرائط کے ساتھ نماز پڑھنا شامل ہے۔ احادیث میں آتا ہے کہ نماز خدا اور بندے کے درمیان ملاقات کا ایک ذریعہ ہوتی ہے۔ گویا اس کے ذریعہ الوہیت کا وہ رنگ جو نبی کے واسطہ سے اللہ تعالیٰ پیدا کرنا چاہتا ہے۔ مومنوں پر چڑھ جاتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہو جاتے ہیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز باجماعت کا اس قدر احترام فرماتے تھے کہ ایک دفعہ آپ کے پاس ایک نابینا آیا اور اس نے عرض کیا یارسول اللہ! میرا مکان مسجد سے بہت دور ہے اور چونکہ مجھے مسجد پہنچنے میں سخت دقت پیش آتی ہے اس لئے اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنے گھر میں ہی نماز ادا کر لیا کروں (اس وقت مدینہ میں کچے مکانات ہوتے تھے اور جب بارش کے دنوں میں پانی گلیوں میں بہتا تھا تو چونکہ پانی دیواروں کی بنیادوں کے ساتھ ٹکرا کر گزرتا تھا اور دیواریں پانی سے ٹوٹ جاتی تھیں اس لئے پانی کی زد سے دیواروں کو بچانے کے لئے لوگوں نے گلی میں دیواروں کی بنیادوں کے ساتھ ساتھ جلے ہوئے پتھر جن کو پنجابی زبان میں کھنگر کہتے ہیں رکھے ہوئے تھے۔ گلیوں میں کھنگر رکھنے کا رواج ہمارے ملک میں بھی ہے اور چونکہ ایک نابینا کے لئے سڑک کے بیچ میں چلنا مشکل ہوتا ہے اس لئے وہ ہمیشہ دیواروں کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں اور دیوار کے ساتھ ہاتھ مارتے جاتے ہیں۔ اگر وہ ایسی دیوار کے ساتھ چلیں جس کے ساتھ کھنگر رکھے ہوئے ہوں تو ان کے گر کر زخمی ہونے کا خطرہ ہوتا ہے) جب اس نابینا نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ عرض کیا کہ چونکہ دیواروں کے ساتھ پتھر رکھے ہوتے ہیں اور گلی کے بیچ میں میں چل نہیں سکتا اور اگر دیوار کے ساتھ چل کر مسجد میں آؤں تو گر کر زخمی ہونے کا خطرہ ہے اس لئے مجھے اجازت ہو تو میں گھر پر نماز ادا کر لیا کروں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہت اچھا۔ اگر تمہیں مسجد میں آتے ہوئے مشکل پیش آتی ہے تو تم اپنے گھر میں ہی نماز ادا کر لیا کرو۔ یہ سن کر وہ نابینا گھر کی طرف چل پڑا۔ مگر ابھی وہ تھوڑی دور ہی گیا تھا کہ آپ نے صحابہؓ سے فرمایا۔ اس کو واپس بلاؤ۔ وہ جب واپس آیا تو آپ نے اس سے دریافت فرمایا کہ کیا تمہارے گھر میں اذان کی آواز پہنچ جاتی ہے۔ اس نے عرض کیا۔ ہاں یارسول اللہ! اذان کی آواز تو پہنچ جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اگر اذان کی آواز تمہارے گھر میں پہنچ جاتی ہے تو چاہے تمہیں مسجد میں آتے وقت ٹھوکریں لگیں اور تم زخمی ہو جاؤ۔ مسجد میں ضرور آیا کرو۔ اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا۔ میرا جی چاہتا ہے کہ جب عشاء یا صبح کی نماز ہو تو میں اپنی جگہ کسی اور کو کھڑا کر دوں اور کچھ لوگوں کو ساتھ لے کر ان کے سروں پر لکڑیوں کے گٹھے رکھ کر سارے شہر کا چکر لگاؤں اور جو لوگ گھروں میں بیٹھے ہوئے ہوں ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔ اب دیکھو گو آپ نے عملاً ایسا کیا تو نہیں۔ مگر اس سے اتنا تو ظاہر ہے کہ آپ کے دل میں نماز باجماعت کی کس قدر اہمیت تھی۔ آپ نے اس مثال کے ذریعہ لوگوں کو سمجھایا کہ جو لوگ باجماعت نماز ادا نہیں کرتے وہ اپنے آپ کو دوزخ کا ایندھن بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ بیشک دنیا میں نیکی کے اور بھی بہت سے کام ہیں۔ لیکن نماز کو خدا تعالیٰ نے سب سے مقدم قرار دیا ہے اور سوائے اس کے کہ کوئی معذوری ہو یا کوئی ہنگامی کام پڑ جائے نمازوں کے اوقات میں آنا نہایت ضروری ہے ہنگامی کاموں سے مراد یہ ہے کہ مثلاً کسی جگہ آگ لگ گئی ہو تو اس وقت آگ بجھانا ضروری ہوگا۔ نماز بعد میں ادا کر لی جائیگی لیکن اس قسم کے استثنائی حالات کے بغیر جو شخص نماز باجماعت کی ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہے وہ ایک بہت بڑے جرم کا مرتکب ہوتا ہے۔

(تفسیر کبیر جلد پنجم۔ جزو سوم صفحہ ۱۸ تا ۲۰)

وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ قرآن کریم پڑھنے اور پڑھانے اور سننے اور سنانے اور قرآن کریم کے ذریعہ تمام دنیا کو ہدایت اور راستی کی راہوں کی طرف بلانے کی نصیحت کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صرف قرآن کریم سنانا بھی کافی نہیں اس کے علاوہ اس امر کی بھی ضرورت ہے کہ تو خود ان کے لیے نمونہ بنے اور ان کے لیے دعائیں کرتا رہے۔ پس تو نماز باجماعت کو دنیا میں قائم کر اور نماز میں تمام مومنوں اور غیر مومنوں کے لیے دعائیں کیا کر کہ اللہ تعالیٰ ان کی آنکھیں کھولے۔

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ۔

نماز یقیناً بری اور ناپسندیدہ باتوں سے لوگوں کو روکتی ہے۔ ان بری باتوں سے بھی جو انسان کی ذات سے تعلق رکھتی ہیں اور ان سے بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو سوسائٹی پر گراں گزرتی ہیں۔ کیونکہ نماز باجماعت پانچ وقت کی مقرر ہے۔ اگر نماز باجماعت اُن میں قائم ہو جائے گی تو ان کا بہت سا وقت خدا تعالیٰ کی عبادت میں لگ جائے گا۔ اور نماز میں خرچ ہونے والا وقت انکو بے حیائیوں اور بدکاریوں سے بچاتا رہے گا۔ اسی طرح نماز میں جب دعائیں ہوتی رہیں گی۔ اپنے لیے بھی اور دوسروں کے لیے بھی تو وہ دعائیں خدا تعالیٰ کا فضل کھینچ کر ان کی اپنی اصلاح کا بھی موجب ہونگی اور دوسروں کی اصلاح اور ترقی کا موجب بھی بن جائیں گی۔ اسی طرح نماز میں جو قرآن کریم کی آیات پڑھی جاتی ہیں اور تسبیح و تحمید کی کثرت ہوتی ہے اس کا دل پر ایسا اثر ہوتا ہے کہ انسان گناہوں سے نفرت کرنے لگ جاتا ہے۔

غرض اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ کے معاً بعد اَقِمِ الصَّلٰوۃَ اور اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ کا ذکر فرما کر اس طرف اشارہ فرمایا کہ بغیر دعاؤں کے پاکیزگی حاصل نہیں ہو سکتی تلاوتِ قرآن سے تم دنیا کے خیالات بے شک تبدیل کر سکتے ہو۔ لیکن دنیا میں پاکیزگی بغیر فضل الٰہی کے نہیں ہو سکتی اور یہ فضل دعاؤں سے ہی حاصل ہوگا۔ پس نمازیں پڑھو اور دعائیں مانگو۔ تاکہ اللہ تعالیٰ نے جس مقصد کے لیے تمہیں کھڑا کیا ہے اس میں تمہیں کامیابی حاصل ہو۔ انجیل میں حضرت مسیحؑ نے بھی ایک مقام پر فرمایا ہے کہ:۔

"یہ جنس سوائے دعا اور روزہ کے کسی اور طرح سے نکل نہیں سکتی"

(مرقس باب ۹ آیت ۲۹)

مگر انجیل کی ایک تعلیم کے اچھا ہونے کے یہ معنے نہیں کہ عیسائی مذہب اچھا ہے۔ کیونکہ اس میں تو صرف ایک بات اچھی ہے اور قرآن میں ساری باتیں اچھی ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ عبادت کی غرض اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے جذباتِ شکر کا اظہار کرنا ہوتا ہے کیونکہ انسان فطرتاً اپنے محسن کا شکریہ ادا کرنے پر مجبور ہوتا ہے جیسا کہ احادیث میں آیا ہے کہ جُبِلَتِ الْقُلُوْبُ عَلٰی حُبِّ مَنْ اَحْسَنَ اِلَیْھَا۔ انسانی دل کی بناوٹ ہی ایسی ہے کہ وہ اپنے محسن سے محبت کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔ پس نماز کی ایک بہت بڑی غرض تو یہ ہوتی ہے۔ کہ انسان اپنے رب کے سامنے اس کے احسانوں کا اپنی زبان سے اقرار کرتا رہے۔ مگر اس کے علاوہ عبادت کی ایک اور بھی غرض ہے جس کا اس آیت میں ذکر ہے اور وہ گناہوں اور بدیوں سے پاک کرنا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ انسانی عبادتوں کا محتاج نہیں۔ بلکہ جس قدر احکام اس نے انسان کو دیئے ہیں ان میں اصل غرض اس کے دل کو پاک کرنا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ پاک ہے۔ اور وہ ناپاک سے تعلق نہیں رکھ سکتا۔ پس تمام عبادات میں یہ مدنظر رکھا گیا ہے کہ اُن سے نفس انسانی بدیوں سے پاک ہو اور ان کے ذریعہ اُسے ایسی طاقت مل جائے کہ وہ مختلف قسم کی ہوا و ہوس کو چھوڑنے کے قابل ہو جائے۔ اور ایک طرف اللہ تعالیٰ سے اس کے تعلقات درست ہو جائیں اور دوسری طرف مخلوقِ الٰہی سے بھی اُس کے معاملات بالکل ٹھیک ہوں۔ چنانچہ مذہب کی تعریف بھی یہی ہے۔ کہ وہ بندے کے خدا تعالیٰ سے تعلقات کو مضبوط کرتا ہو اور بندوں کے تعلقات کو قائم کرتا ہو۔ اور اگر کوئی مذہب ان دونوں باتوں میں سے کسی ایک کے پورا کرنے سے قاصر ہو تو وہ مذہب نہیں کہلا سکتا کیونکہ اس سے مذہب کی ضرورت پوری نہیں ہوتی۔ پس جسقدر عبادات مقرر کی جاتی ہیں ان کی اصل غرض یہی ہوتی ہے کہ بندہ کو خدا تعالیٰ کے نزدیک کر دیا جائے اور ان میں گناہوں سے بچنے کی طاقت پیدا کیجائے اور جو عبادت اِن دونوں باتوں کے حصول کے ذرائع پیدا کرے وہی عبادت مفید سمجھی جا سکتی ہے۔ ورنہ اس میں مشغول ہونا اپنے وقت کو ضائع کرنے والی بات ہوگی۔ قرآن کریم نے اس مضمون کو یوں ادا کیا ہے کہ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ نماز بدیوں اور گناہوں سے روکتی ہے۔ گویا نماز صرف عبودیت کا اقرار نہیں۔ بلکہ قلبِ انسانی کو جلا دینے والی شے بھی ہے اور اس کی مدد سے انسان بدیوں اور بدکرداریوں سے بچتا ہے۔ اور اس کا وجود بنی نوع انسان کے لیے مفید ہو جاتا ہے۔ اب جبکہ یہ معلوم ہو گیا کہ نماز کی اصل غرض اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرنا اور اس کا شکر ادا کرنا اور نفس کی اصلاح کرنا ہے تو جس طریق عبادت سے یہ دونوں باتیں حاصل ہوتی ہوں۔ وہی عبادت سچی عبادت سمجھی جائے گی۔ اور اسی عبادت کی طرف ہدایت کرنے والا مذہب سچا مذہب ہوگا۔ (دین حق) نے اپنے پیروؤں کے لیے جو طریقِ عبادت رکھا ہے اس میں ان اغراض کو پورا کرنے کے لیے جو ذرائع استعمال کیے ہیں وہ اور کسی مذہب نے نہیں کیے۔ اور ہر ایک انسان معمولی غور سے کام لے کر بھی سمجھ سکتا ہے کہ وہی ذرائع اس قابل ہیں کہ عبادت کی غرض کو پورا کر سکیں اور وہ ذرائع یہ ہیں۔

اوّل:۔ انسانی جسم اور رُوح کا ایسا گہرا تعلق ہے کہ ایک کا اثر دوسرے پر پڑتا ہے جس طرح غم کی خبر سُن کر جسم ایسا متاثر ہوتا ہے کہ اس پر اداسی کے آثار ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح جسم کو جب کوئی صدمہ پہنچتا ہے تو رُوح بھی غمگین ہو جاتی ہے۔ اور یہی حال خوشی کا ہے۔ پس قلب کو خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ کرنے کا ایک یہ بھی طریق ہے کہ عبادت کے وقت جسم کو بھی کسی ایسی حالت میں رکھا جائے جس سے تذلّل پیدا ہو اور اس کا اثر روح پر پڑ کر دل میں بھی رِقّت اور نرمی پیدا ہو جائے۔ اور انسان خدا تعالیٰ کیطرف ایک جوش کے ساتھ متوجہ ہو جائے۔ تذلّل کے اظہار کے لیے دنیا میں مختلف صورتوں کو اختیار کیا گیا ہے۔ کسی مُلک کے لوگ جھُک جاتے ہیں۔ کسی ملک میں ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا تذلّل کا نشان قرار دیا گیا ہے۔ کسی ملک میں گھٹنوں کے بل گرنے کو کسی میں سجدہ کرنے کو۔ (دین) چونکہ خالقِ فطرت کی طرف سے ہے اُس نے تمام فطرتوں اور عادتوں کا خیال رکھتے ہوئے نماز میں ان سب نشانات کو جمع کر دیا ہے۔ اور مختلف المذاق لوگ جس جس حالت میں بھی تذلّل کا اظہار کرتے ہیں نماز اُن کے مذاق کے مطابق ہے۔ اور اِن مختلف اشکالِ تذلّل کے اثر سے انسانی قلب جوش سے بھر جاتا ہے اور وہ خدا تعالیٰ کے حضور جھک جاتا ہے۔ درحقیقت وہ ایک قابلِ دید نظارہ ہوتا ہے جب ایک (بندہ) اپنے ربّ العالمین خدا کے حضور کبھی ہاتھ باندھے کھڑا ہوتا ہے کبھی جُھک جاتا ہے کبھی ہاتھ کھول کر کھڑا ہو جاتا ہے کبھی سجدہ میں گر جاتا ہے کبھی گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتا ہے اور اس کا دل اس محبت سے پُر ہوتا ہے جو ایک مخلوق کو خالق سے ہو سکتی ہے اور وہ زبانِ حال سے اقرار کرتا ہے کہ دنیا کی مختلف اقوام جس جس طریق میں بھی اپنی عبودیت کا اظہار کرتی ہیں اے خدا میں تیرے سامنے مجموعی طور پر ان سب طریقوں سے اپنی عبودیت کا اقرار کرتا ہوں۔ یہ نظارہ نماز ادا کرنے والے کو ہی نہیں بلکہ اس کے دیکھنے والے کے۔ دل کو بھی متاثر کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف جُھکا دیتا ہے۔

دوسرا:۔ اصل نماز کی غایت کو حاصل کرنے کا یہ تجویز کیا ہے کہ دعا کو نماز کا مغز قرار دیا ہے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے اَلدُّعَآءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ دعا نماز کا مغز ہے اور دُعا اپنے اندر ایک ایسا مقناطیسی اثر رکھتی ہے کہ ایک طرف تو بندے کو اللہ تعالیٰ کے قریب کر دیتی ہے اور دوسری طرف اس کے لیے ایسی آسانیاں بہم پہنچا دیتی ہے کہ جن سے وہ گناہوں سے محفوظ رہ سکے۔ جب ہماری استدعاؤں اور التجاؤں کو والدین اور حکام دنیا بھی قبول کرتے ہیں تو کیونکر خیال کیا جا سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ جو سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے اپنے بندوں کی دعاؤں کو رد کر دے گا۔ پس نماز کیا ہے؟ دُعاؤں کا ایک مجموعہ ہے جس سے ایک طرف تو اللہ تعالیٰ کی محبت دل میں پیدا ہوتی ہے اور دوسری طرف دعائیں قبولیت کا درجہ حاصل کر کے انسان کی ہدایت اور نیکیوں میں ترقی کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔

تیسرا:۔ طریق یہ بتایا ہے کہ خدا تعالیٰ کی طاقتوں کا معائنہ کیا جائے۔ کیونکہ جب تک کسی چیز کا کامل علم انسان کو نہ ہو اس سے تعلق مکمل نہیں ہو سکتا۔ مثلاً جس انسان کو علم کی خوبی معلوم نہیں وہ اس کے حصول کی کوشش نہیں کر سکتا۔ اسی طرح جو شخص زہر کے اثر سے ناواقف ہے وہ زہر سے نہیں ڈر سکتا۔ پس اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھنے اور بدیوں سے بچنے کے لیے اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ خدا تعالیٰ کی کامل معرفت ہو۔ جس کے لیے نماز میں ایسی عبارتوں کا پڑھنا ضروری رکھا ہے جن سے انسان پر اللہ تعالیٰ کا پُر جلال اور قابلِ محبت ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہ بے اختیار اس کے حضور گر جاتا ہے۔ اور اس کا دل محبت اور خوف سے بھر جاتا ہے۔ کیونکہ جب اُس کے سامنے ایک ہی وقت میں اللہ تعالیٰ کے احسانات پیش کیے جاتے ہیں اور نافرمانی اور قطع تعلق کے نتائج سے آگاہی کی جاتی ہے تو اس پر ایک ایسی انقطاعی حالت طاری ہوتی ہے کہ وہ بے اختیار اللہ تعالیٰ کے قریب ہو جاتا ہے۔ اسی امر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ادنیٰ درجہ کی نماز یہ ہے کہ تُو یہ سمجھے کہ خدا تجھے دیکھ رہا ہے اور اعلیٰ درجہ کی نماز یہ ہے کہ تو یہ سمجھے کہ تُو اپنی آنکھوں سے خدا کو دیکھ رہا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف نماز اپنی ذات میں کوئی چیز نہیں نماز کی اصل غرض یہ ہوتی ہے کہ عملی زندگی میں وہ انسان کو فحشاء اور منکر سے روکے۔ گویا اصل مقصود یہ ہوا کہ انسان فحشاء اور مُنکر سے رکے۔ اور روحانی لحاظ سے نماز کی غرض یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کے سامنے آجائے اور وہ یہ سمجھے کہ وہ خدا تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے۔ اب یہ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تُو یہ سمجھے کہ تُو خدا تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے۔ اور اگر تجھے یہ مقام حاصل نہیں تو تُو یہ سمجھے کہ خدا تعالیٰ تجھے دیکھ رہا ہے اس کے متعلق یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ خدا تو ہر انسان کو ہر حالت میں دیکھ رہا ہے۔ کیا (دین) کے رُو سے یہ کہنا جائز ہوگا کہ خدا تعالیٰ فلاں کو دیکھ رہا ہے اور فلاں کو نہیں دیکھ رہا۔ یا خدا عیسائیوں کو نہیں دیکھ رہا۔ ہندوؤں کو نہیں دیکھ رہا۔ سکھوں کو نہیں دیکھ رہا۔ لیکن (مومنوں) کو دیکھ رہا ہے بازید نماز نہ پڑھنے والے کو خدا نہیں دیکھ رہا ہے اور زید نماز پڑھنے والے کو خدا تعالیٰ دیکھ رہا ہے۔ اگر ایسا ہوتا کہ جب بندہ نماز کے لیے کھڑا ہوتا تبھی خدا اُسے دیکھتا تو کئی لوگ جان بوجھ کر نماز چھوڑ دیتے اور سمجھتے کہ نہ ہم نماز پڑھیں گے اور نہ خدا ہمیں دیکھے گا۔ پس جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ نماز کا ادنیٰ مقام یہ ہے کہ انسان یہ سمجھے کہ خدا اُسے دیکھ رہا ہے تو اس کے یہ معنے تو نہیں ہو سکتے کہ انسان یہ سمجھے کہ خدا تعالیٰ نماز پڑھنے والے کو تو دیکھتا ہے اور جو نماز نہیں پڑھتا اُسے نہیں دیکھتا کیونکہ اس صورت میں کمزور لوگ نماز نہ پڑھنے کو اپنے لیے زیادہ برکت کا موجب سمجھتے اور وہ خیال کرتے کہ نہ ہم نماز پڑھیں گے اور نہ ہمیں خدا دیکھے گا۔ پھر اور معنے بھی اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے لیے جا سکتے ہیں اور وہ یہ کہ فی الواقعہ تو خدا تعالیٰ انسان کو نہیں دیکھ رہا لیکن تم یہ سمجھو کہ خدا تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اگر یہ معنے لیے جائیں تو یہ جھوٹ بن جاتا ہے۔ اگر خدا ہمیں نہیں دیکھ رہا اور ہم یہ سمجھ رہے ہیں کہ خدا ہمیں دیکھ رہا ہے تو ہم اپنے نفس کو دھوکہ دیتے ہیں۔ اور ایک جھوٹا تصور اپنے ذہن میں پیدا کرتے ہیں۔ پس یہ دونوں معنے نہیں لیے جا سکتے۔ نہ یہ معنے لیے جا سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ہم کو عام طور پر نہیں دیکھتا لیکن جب ہم نماز پڑھتے ہیں تو وہ ہمیں دیکھتا ہے اور نہ یہ معنی لیے جا سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ہم کو حقیقتاً نہیں دیکھ رہا لیکن ہمیں یہ سمجھنا چاہیئے کہ وہ ہمیں دیکھ رہا ہے جب یہ دونوں معنے غلط ہیں تو لازماً ہمیں اس کے کوئی اور معنے لینے پڑیں گے جو قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق ہوں۔ اور وہ معنے یہی ہیں کہ اس جگہ سمجھ لو کے معنے یقین کر لینے کے ہیں۔ گویا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ تم سمجھ لو کہ خدا تمہیں دیکھ رہا ہے اس کے معنے یہ ہیں کہ تمہیں یقینی طور پر اس بات کو محسوس کرنا چاہیئے کہ خدا تمہیں دیکھ رہا ہے اور یقینی علم اور محض خیال اور وہم میں زمین و آسمان کا فرق ہے ایک آدمی صرف خیال کرتا ہے کہ خدا اُسے دیکھ رہا ہے اور ایک آدمی اس یقین کامل پر قائم ہوتا ہے کہ خدا اسے دیکھ رہا ہے۔ بظاہر دونوں یہی سمجھتے ہیں کہ خدا انہیں دیکھ رہا ہے لیکن ایک کا تصور محض وہم پر مبنی ہوتا ہے جو جھوٹ بھی ہو سکتا ہے اور دوسرا یقین کی مضبوط بنیادوں پر قائم ہوتا ہے ایک کو بڑی آسانی کے ساتھ متزلزل کیا جا سکتا ہے اور دوسرا شخص جو اپنے اندر کامل یقین پیدا کیے ہوئے ہوتا ہے اُسے دنیا کی کوئی طاقت متزلزل نہیں کر سکتی۔ پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا یہ مطلب نہیں کہ گویا یہ واقعہ تو نہیں کہ خدا تمہیں دیکھ رہا ہے۔ مگر تم نماز پڑھتے وقت یہ تصور کر لیا کرو کہ خدا تمہیں دیکھ رہا ہے۔ بلکہ اس کے معنے یہ ہیں کہ نماز کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ انسان اس یقین کامل پر قائم ہو جائے کہ خدا اُسے دیکھ رہا ہے۔ یہاں دیکھنے کے عام معنے تو ہو نہیں سکتے۔ کیونکہ وہ کافر کو بھی دیکھ رہا ہے اور مومن کو بھی دیکھ رہا ہے۔ عیسائی کو بھی دیکھ رہا ہے اور ہندو کو بھی دیکھ رہا ہے۔ نماز پڑھنے والے کو بھی دیکھ رہا ہے اور نماز نہ پڑھنے والے کو بھی دیکھ رہا ہے۔ ایسی صورت میں ایک نماز پڑھنے والا بھی اگر یہ سمجھ لیتا ہے کہ خدا اُسے دیکھ رہا ہے تو اس میں اُسے کوئی خصوصیت حاصل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ خدا جس طرح اُسے دیکھ رہا ہے۔ اسی طرح ایک کافر اور منافق کو بھی دیکھ رہا ہے۔ خصوصیت اُسے تبھی حاصل ہو سکتی ہے جب دیکھنے والے کے بھی اور معنے لیے جائیں اور وہ معنے حفاظت اور مدد کرنے کے ہیں اس کی طرف متوجہ ہونے کے ہیں۔ جیسے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ایک دوسرے مقام پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نسبت فرماتا ہے فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ (پ ۲۷ سورۃ طور ع) یعنی تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ پس چاہیئے کہ جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو تو ہماری تسبیح کیا کر۔ اب آنکھوں کے سامنے ہونے کا یہ مطلب تو نہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تو خدا تعالیٰ کی آنکھوں کے سامنے تھے لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن خدا تعالیٰ کی آنکھوں کے سامنے نہیں تھا بلکہ اس کا مطلب یہی ہے کہ تو ایسے مقام پر پہنچ گیا ہے کہ اب ہم تیرا خاص خیال رکھتے ہیں کوئی تجھ کو چھیڑ نہیں سکتا۔ کوئی تجھ پر حملہ نہیں کر سکتا کوئی تجھے ذلیل اور رسوا نہیں کر سکتا۔ جیسے حفاظت کے لیے اگر کسی کی ڈیوٹی مقرر ہو تو وہ حملہ آور کو دیکھ کر چپ نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح ہمارا تیرے ساتھ ایسا تعلق قائم ہو چکا ہے کہ اب ہم تجھ پر حملہ ہوتے دیکھ کر چپ نہیں رہ سکتے دنیا میں بھی انسان جب کسی معاملہ میں دخل دینا مناسب نہیں سمجھتا تو آنکھیں پھیر لیتا ہے۔ اور جب دخل دینا چاہتا ہے تو کہتا ہے "میں دیکھ رہا ہوں"۔ بہرحال جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ادنیٰ سے ادنیٰ درجہ نماز کا یہ ہے کہ انسان یہ سمجھے کہ خدا اُسے دیکھ رہا ہے تو اس کے معنے یہی ہیں کہ اُسے یہ یقین کامل حاصل ہونا چاہیئے کہ میری نماز اتنی درست ہے کہ اب میرے ساتھ کوئی شخص ایسا سلوک نہیں کر سکتا جسے خدا نظر انداز کر دے۔ . . . . . اور یہ ادنیٰ درجہ ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ہر مومن کو حاصل ہونا چاہیئے۔ اس کے بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نماز کے اعلیٰ درجہ کی طرف مومنوں کو توجہ دلاتے ہیں اور فرماتے ہیں اصل مقام یہ ہے کہ تو نماز پڑھتے وقت یہ سمجھے کہ میں خدا کو دیکھ رہا ہوں۔ یہاں بھی كَاَنَّكَ تَرَاهُ کے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔ اب اس کے بھی یہ معنے نہیں ہو سکتے کہ تو فرض کرے کہ میں خدا کو دیکھ رہا ہوں۔ کیونکہ یہ جھوٹ بن جاتا ہے۔ اوّل تو جو چیز ہے ہی نہیں اُس کے متعلق کسی نے سمجھنا ہی کیا ہے۔ اگر کوئی ایسا کمزور دل ہو جو اپنے دل پر بار بار اثر ڈالنے کی کوشش کرے کہ میں خدا کو دیکھ رہا ہوں تو اُس کا فائدہ کیا ہو سکتا ہے پس كَاَنَّكَ تَرَاهُ کے یہ معنے تو نہیں ہو سکتے کہ تو یہ فرض کرے کہ تو خدا کو دیکھ رہا ہے۔ درحقیقت اس کے معنے یہ ہیں کہ پہلا مقام حاصل ہو جانے کے بعد مومن ایسے مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نشانات کی حقیقت اس پر واضح ہو جاتی ہے اور وہ خدا تعالیٰ کے سلوک اور اس کے رحم و کرم کو اپنی آنکھوں سے بھی دیکھ لیتا ہے۔ پس نماز کا اعلیٰ مقام یہ ہے کہ انسان جب نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہو تو اُسے یہ یقین کامل ہو کہ وہ خدا تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے اس کے یہ معنے نہیں کہ جیسے ہندو کہتے ہیں کہ انسان عبادت کے وقت یہ سوچنا شروع کر دے کہ ایک بُت جو اُس کے سامنے ہے وہ خدا ہے اسی طرح وہ بھی یہ سوچنا شروع کر دے۔ کیونکہ (دین) وہم نہیں سکھاتا۔ کوئی جھوٹا تصور انسانی ذہن میں پیدا نہیں کرتا۔ یہ سکھاتا ہے کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو تمہیں اس امر کی معرفت حاصل ہو کہ تم سے نیک سلوک کرنے والے سے خدا تعالیٰ نیک سلوک کرتا ہے اور تم سے بُرا سلوک کرنے والے سے خدا تعالیٰ بُرا سلوک کرتا ہے اگر تم کو بھی یہ نظر آجائے اور تم کو بھی یہ محسوس ہونے لگے۔ جانے کہ جس نے تمہارے ساتھ نیک سلوک کیا تھا۔ اس کے ساتھ خدا تعالیٰ نے نیک سلوک کیا اور جس نے تمہارے ساتھ بُرا سلوک کیا تھا اُس کے ساتھ خدا تعالیٰ نے بُرا سلوک کیا تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تمہاری محبت الٰہی کامل ہو جائے گی اور تمہاری نماز اپنی ذات میں مکمل ہو جائے گی۔ غرض (دین) واہمہ کی تعلیم نہیں دیتا۔ ہمیں یقین اور معرفت کے مقام پر پہنچانا چاہتا ہے ہم سے تقاضا کرتا ہے کہ ہم اپنی نمازوں کو اس طرح سنوار کر ادا کریں اور انہیں اتنا اچھا اور اعلیٰ درجہ کا بنائیں کہ ایک طرف تو خدا تعالیٰ ہم سے اتنا تعلق رکھے کہ ہمارے ساتھ حُسنِ سلوک کرنے والے سے وہ حُسنِ سلوک کرے اور ہمارے ساتھ بُرا سلوک کرنیوالے سے وہ بُرا سلوک کرے۔ اور دوسری طرف ہماری اپنی آنکھیں اتنی روشن ہوں اور ہمارے دل میں اتنا نور بھرا ہو کہ ہم کو خود بھی نظر آجائے کہ خدا تعالیٰ ہماری تائید میں اپنے نشانات ظاہر کرتا ہے جب یہ مقام کسی کو حاصل ہو جائے تو وہ ہر قسم کے شکوک و شبہات سے بالا ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے روشن نشانات اس کی تائید میں ظاہر ہونے لگتے ہیں اور وہ اس یقین سے لبریز ہو جاتا ہے کہ خدا اُسے ضائع نہیں کرے گا۔ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کے نشانات کو دیکھ رہا ہوتا ہے۔ وہ اُس کے حُسنِ سلوک اور انعامات کا مشاہدہ کر رہا ہوتا ہے اور وہ اس یقین پر مضبوطی سے قائم ہوتا ہے کہ دنیا اُسے چھوڑ دے مگر خدا اُسے نہیں چھوڑے گا نادان اس کو نہیں سمجھ سکتا مگر وہ جس نے خدا تعالیٰ کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہو وہ ایسی مضبوط چٹان پر قائم ہوتا ہے کہ دنیا کی کوئی طاقت اس کے عزم کو متزلزل نہیں کر سکتی۔

افسوس ہے کہ اس زمانہ میں ایک بہت بڑا طبقہ ایسا ہے جو نماز نہیں پڑھتا اس لیے نہیں کہ وہ نماز کا قائل نہیں بلکہ اس لیے کہ وہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ رحمٰن اور رحیم ہے۔ اگر ہم نماز نہیں پڑھیں گے تو وہ ہمیں بخش دے گا۔ آخر اُس نے گناہگاروں کو ہی بخشنا ہے۔ اگر گناہ کرنے والے نہ ہوتے تو وہ بخشیگا کن کو! یہ جواب غلط ہے یا صحیح اس کے متعلق بحث نہیں بہرحال یہ ایک جواب ہے جو انہوں نے سوچا ہوا ہے لیکن ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو سمجھتا ہے کہ یہ احکام پُرانے زمانہ میں محض عربوں کی اصلاح کے لیے دیئے گئے تھے عرب لوگ بالکل وحشی تھے اور وہ گندے اور غلیظ رہتے تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انہیں حکم دے دیا کہ تم اپنے کپڑوں اور بدن کو صاف رکھا کرو۔ اسی طرح ان میں کوئی تنظیم نہیں تھی۔ وہ بالکل پراگندہ حالت میں تھے ان کو حکم دے دیا کہ وہ پانچ وقت . . . اکٹھے ہو جایا کریں۔ اس طرح گو بظاہر نماز کا حکم دیا گیا مگر دراصل یہ غرض تھی کہ وہ خدا تعالیٰ کے ڈر کے مارے جب . . . آئیں گے اور انہیں قوم اور ملک کے حالات بتائے جائیں گے تو ان میں سیاسی بیداری پیدا ہو جائے گی اور وہ دنیا پر غالب آنے کی کوشش کریں گے۔ مجھے یاد ہے میں بچہ تھا کہ میں نے ایک اخبار میں ایک دفعہ اسی کے متعلق ایک مضمون پڑھا۔ ایک صاحب جو . . . . . چین اور امریکہ میں تبلیغ کر کے آئے تھے۔ انہوں نے واپس آنے پر علی گڑھ میں ایک لیکچر دیا جو اخبار میں شائع ہوا۔ اور میں نے بھی پڑھا۔ اس لیکچر میں انہوں نے بیان کیا کہ یہ جو کہا جاتا ہے کہ نماز بڑی ضروری چیز ہے اور پانچ وقت . . . باجماعت ادا ہونی چاہیئے دراصل ایسا کہنے والے حقیقت پر کبھی غور نہیں کرتے۔ وہ یہ نہیں سمجھتے کہ دین ایک عالمگیر مذہب ہے۔ پُرانے زمانے کے لحاظ سے اس کے احکام اور رنگ رکھتے تھے اور اس زمانہ کے لحاظ سے اس کے احکام اور رنگ رکھتے ہیں۔ بے شک احکام وہی رہیں گے مگر حالات کے لحاظ سے اُن کی ہیئت بدلتی چلی جائے گی۔ عرب لوگ جاہل تھے وہ ننگے پاؤں رہتے تھے کپڑے ان کے پاس بہت کم ہوا کرتے تھے اس لئے ان کو سجدہ اور رکوع کا حکم دے دیا گیا۔ مگر اب وہ زمانہ ہے کہ اگر سجدہ کیا جائے یا رکوع کے لئے جھکا جائے تو پتلونوں کی کریزیں بالکل خراب ہو جائیں۔ اس زمانہ میں اگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہوتے تو وہ یقیناً اس حکم میں ترمیم کرتے اور یقیناً وہ یہی کہتے کہ بنچ پر بیٹھے بیٹھے اگر سر جھکا لیا جائے تو اتنا ہی کافی ہے رکوع اور سجدہ کی کوئی ضرورت نہیں۔ اسی طرح روزہ ہے۔ یہ روزہ ان لوگوں کے لئے ہے جو بہت کھا جاتے ہیں۔ عرب لوگ وحشی تھے اور وہ اپنے معدوں کا خیال نہیں رکھتے تھے اس لئے انہیں روزوں کا حکم دے دیا۔ مگر اب تہذیب کا دور دورہ ہے اب لوگ اپنے معدہ کا خاص طور پر خیال رکھتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں۔ اب اگر صبح و شام صرف ناشتہ کر لیا جائے اور کیک بسکٹ کھا لئے جائیں لیکن دن بھر کچھ نہ کھایا جائے تو روزہ کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔ غرض ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو ان عبادات کے متعلق سمجھتے ہیں کہ یہ آؤٹ آف ڈیٹ (متعلقہ Out of) ہیں موجودہ زمانہ میں ان کی ضرورت نہیں۔ اور ایک طبقہ ایسا ہے جو کہتا ہے کہ نماز تو دل کی ہی نماز ہے ظاہری حرکات کی کیا ضرورت ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ نماز ظاہر کی بھی ہے اور دل کی بھی اور ان دونوں چیزوں کا مجموعہ انسان کے لئے برکت کا موجب ہوتا ہے۔ اگر ہم دل میں خدا خدا کرتے ہیں مگر ظاہر میں نماز نہیں پڑھتے تو ہمارا دل سے خدا خدا کہنا محض دھوکا اور فریب ہوگا۔ کیونکہ محبوب کی بات مانا کرتے ہیں رد نہیں کیا کرتے عجیب بات یہ ہے کہ ایک طرف تو ہم خدا تعالےٰ سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہیں اور دوسری طرف ہم اپنی محبت کا کوئی ثبوت پیش کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ ہم یہ بھی مانتے ہیں کہ اس نے کہا ہے سجدہ کرو۔ مگر ہم سجدہ کرنے کے لئے تیار بھی نہیں ہوتے۔ یا ظاہر میں تو نماز پڑھی جائے۔ مگر دل خدا کی طرف متوجہ نہ ہو۔ تو یہ بھی کوئی نماز نہیں ہوگی بلکہ محض ایک ورزش کہلائے گی جیسے ورزش سے سپاہی کا جسم مضبوط ہوتا ہے اسی طرح نماز سے اس کا جسم بھی مضبوط ہوگا۔ مگر اس کے دل میں نورِ ایمان پیدا نہیں ہوگا۔ کچھ عرصہ کی بات ہے۔ میں سندھ گیا تو ایک ہندو مجھ سے ملنے کے لئے آیا۔ پارٹیشن کے موقعہ پر وہ وہاں سے جاگا نہیں تھا کیونکہ اس کے مسلمانوں سے تعلقات تھے میں نے اس سے کہا کہ تمہارے مسلمانوں سے دیر سے تعلقات چلے آرہے ہیں۔ کبھی تم نے ان کے دین پر بھی غور کیا وہ کہنے لگا۔ سب مذاہب اچھی باتیں کہتے ہیں۔ ہمارا مذہب بھی اچھا ہے اور آپ کا مذہب بھی اچھا ہے۔ میں نے کہا۔ اگر سب میں ایک جیسی اچھی باتیں ہیں تو پھر تم ان کے ساتھ مل کیوں نہیں جاتے۔ آخر کوئی نہ کوئی فرق ہی ہے جس کی وجہ سے تم ہندو ہو . . .

. . . بہرحال کوئی نہ کوئی فرق ضرور تسلیم کرنا پڑے گا جس کی وجہ سے ہم سمجھتے ہیں کہ ہمیں اپنا علیحدہ وجود قائم رکھنا چاہیئے پھر میں نے اس سے کہا کہ کبھی تم نے نماز اور دیگر عبادات کا اپنے مذہب کی عبادت سے مقابلہ کیا اور یہ دیکھا کہ ان میں سے کون سی عبادت زیادہ بہتر ہے اس پر وہ کہنے لگا کہ کعبہ اور دیر تو دونوں دل میں ہیں کسی ظاہری نماز کی کیا ضرورت ہے۔ میں نے اس سے پوچھا۔ فرمایئے۔ آپ شادی شدہ ہیں اس نے کہا ہاں۔ میں نے کہا بچے بھی ہیں اس نے جواب دیا کہ بچے بھی ہیں۔ میں نے کہا آپ نے کبھی بیوی بچوں کو پیار بھی کیا ہے اس نے کہا کیوں نہیں۔ میں نے کہا اصل پیار تو دل میں ہوتا ہے۔ پھر آپ ظاہر میں پیار کیوں کرتے ہیں۔ اسی لئے کہ آپ سمجھتے ہیں اس پیار کی کوئی ظاہری علامت بھی ہونی چاہیئے۔ اگر بیوی سے پیار کرنے کے لئے آپ صرف دل کا پیار کافی نہیں سمجھتے۔ بچوں سے پیار کرنے کے لئے صرف دل کا پیار کافی نہیں سمجھتے بلکہ انہیں بوسہ بھی دیتے ہیں تو خدا کے پیار کے معاملہ میں یہ آپ کیوں کہتے ہیں کہ کعبہ اور دیر تو دونوں دل میں ہیں کسی ظاہری عبادت کی ضرورت نہیں۔

بات یہ ہے کہ ظاہر اور باطن دونوں چیزیں مل کر انسان کو کامل بناتی ہیں اگر یہ دونوں چیزیں ملائی نہ جائیں تو کوئی نتیجہ پیدا نہیں ہو سکتا۔ اگر اچھی سے اچھی چیز آپ لوگ ایسے برتن میں لیں گے جو غلیظ ہوگا تو وہ چیز بھی غلیظ ہو جائے گی۔ اور اگر بغیر برتن کے اس چیز کو لے لیں گے تو وہ گر جائیگی گویا برتن کی بھی ضرورت ہے اور پھر اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ وہ برتن اچھا ہو اور اس کے اندر کوئی اچھی چیز ہو۔ اسی طرح نماز اور روزہ اور حج اور زکوٰۃ اور دوسری عبادتوں کا حال ہے قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے ادھر یہ فرمایا ہے کہ قربانی کرو۔ مگر ادھر یہ بھی فرمایا ہے کہ تم یہ مت سمجھو کہ قربانی کا گوشت اور خون خدا کو پہنچتا ہے خدا کو صرف دل کا اخلاص پہنچتا ہے۔ مگر باوجود اس کے کہ قربانی کا گوشت اور خون خدا تعالےٰ تک نہیں پہنچتا۔ خدا تعالےٰ نے یہ نہیں کہا کہ قربانی نہ کرو بلکہ کہا ہے کہ قربانی تو کرو مگر یہ سمجھتے ہوئے کرو کہ میں خدا تعالےٰ کے حکم کے ماتحت اپنے محبوب کی بات پوری کرنے کے لئے اور ان مقاصد کی تکمیل کے لئے جو خدا تعالےٰ نے مقرر فرمائے ہیں قربانی کر رہا ہوں۔ مثلاً وہ غریب آدمی جو فاقے کرتا ہے یا وہ غریب آدمی جو ہمیشہ دال روٹی کھاتا ہے اس ذریعہ سے اسے بھی گوشت مل جاتا ہے گویا دل بھی صاف ہوتا ہے۔ ہمسایوں اور عزیزوں کے لئے محبت کے جذبات بھی پیدا ہوتے ہیں اور خدا تعالےٰ کا حکم بھی پورا ہو جاتا ہے پس سب سے زیادہ ضروری امر یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو نماز باجماعت کا پابند بنانے کی کوشش کریں۔

جو شخص اپنے محبوب کو بھول جاتا ہے اور اس کی یاد اپنے دل میں تازہ نہیں رکھتا وہ یہ دعوےٰ نہیں کر سکتا کہ مجھے اپنے محبوب سے محبت ہے۔ سچی محبت ہمیشہ اپنے ساتھ بعض ظاہری علامات بھی رکھتی ہے اور محبت کی ایک بڑی علامت یہ ہے کہ انسان اٹھتے بیٹھتے اپنے محبوب کا ذکر کرتا ہے اور اس کی یاد اپنے دل میں تازہ رکھتا ہے۔ جب کوئی شخص اپنے کسی عزیز کو یاد کر لیتا ہے تو اس کی محبت دل میں تازہ ہو جاتی ہے۔ اور اس کی صورت آنکھوں کے سامنے آجاتی ہے۔ اسی لئے کہتے ہیں المکتوب نصف الملاقات۔ یعنی جب انسان اپنے کسی دوست یا رشتہ دار کو خط لکھتا ہے تو گویا وہ اس سے نصف ملاقات کر لیتا ہے۔ جب وہ السلام علیکم لکھتا ہے اور پھر وہ اپنے حالات بتاتا ہے اور اس کے حالات دریافت کرتا ہے تو ایک رنگ میں وہ ایک دوسرے کے سامنے ہو جاتے ہیں۔ اور ان کی محبت تازہ ہو جاتی ہے گویا جس طرح ملاقات سے آپس کے تعلقات بڑھتے ہیں اسی طرح خط لکھنے سے بھی آپس کے تعلقات بڑھتے ہیں اور خط لکھنا ملاقات کا قائم مقام ہو جاتا ہے۔ نماز بھی خدا تعالیٰ کی ملاقات کا ایک ذریعہ ہے اور چونکہ نماز خدا تعالیٰ کی ملاقات کا ایک ذریعہ ہے اس لئے یہ ضروری قرار دیا ہے کہ انسان تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد خدا تعالےٰ کا نام لے اور نماز کے لئے کھڑا ہو جائے خواہ جنگ ہو رہی ہو۔ دشمن گولیاں برسا رہا ہو۔ پانی کی طرح خون بہہ رہا ہو۔ پھر بھی یہ فرض ہے کہ جب نماز کا وقت آجائے تو اگر ممکن ہو مومن اسی وقت اللہ تعالیٰ کے حضور جھک جائے۔ نہایت خطرناک حملہ کی صورت میں وہ نمازیں جو جمع نہیں کی جا سکتیں ان کو بھی جمع کرنے کا حکم ہے۔ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر چار نمازیں جمع کی ہیں۔ بے شک جنگ کی وجہ سے نماز کی ظاہری شکل بدل جائے گی۔ لیکن یہ جائز نہیں ہوگا کہ نمازیں ناغہ کی جائیں مگر آجکل جہاں اور بہت سی خرابیاں پیدا ہو چکی ہیں وہاں ایک نقص یہ بھی پیدا ہو گیا ہے کہ وہ ریل میں آرام سے بیٹھے سفر کر رہے ہوں گے مگر نماز نہیں پڑھیں گے مگر جب پوچھا جائے کہ تم نماز کیوں نہیں پڑھتے ہو تو کہیں گے سفر میں کپڑوں کے پاک ہونے کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا۔ اس لئے ہم نماز نہیں پڑھتے۔ حالانکہ سفر تو الگ رہا۔ میرا عقیدہ تو یہ ہے کہ اگر سر سے پیر تک کسی شخص کے کپڑے پیشاب میں ڈوبے ہوئے ہوں اور اس کے پاس اور کپڑے نہ ہوں جن کو بدل سکے اور نماز کا وقت آجائے تو وہ انہی پیشاب آلودہ کپڑوں کے ساتھ نماز پڑھ لے۔ یا اگر پردہ ہے تو کپڑے اتار کر ننگے جسم کیساتھ نماز پڑھ لے۔ اور یہ پرواہ نہ کرے کہ اس کے کپڑے پاک نہیں یا جسم پر کوئی کپڑا نہیں کیونکہ نماز کی اصل غرض یہ ہے کہ تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد خدا تعالیٰ کا نام لیا جائے اور اس طرح اسکی یاد اپنے دل میں تازہ کی جائے۔ جس طرح گرمی کے موسم میں تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد انسان ایک ایک دو دو گھونٹ پانی پیتا رہتا ہے تاکہ اسکا گلا تر رہے اور اس کے جسم کو طراوت پہنچتی رہے۔ اسی طرح کفر اور بے ایمانی کی گرمی میں انسانی روح کو حلاوت اور تروتازگی پہنچانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد نماز مقرر کی ہے تاکہ وہ گرمی اس کی روح کو جھلس نہ دے اور اسکی روحانی طاقتوں کو مضمحل نہ کر دے۔ خدا تعالےٰ کا نام لینے سے اسکی محبت تازہ ہو جاتی ہے۔ فرشتے قریب آتے ہیں اور شیطان دور بھاگتا ہے۔ بیشک حکم یہی ہے کہ کپڑے پاک رکھو لیکن فرض کرو کسی کے پاس اور کپڑے نہیں تو بھی اس کے لئے یہ اجازت نہیں ہوگی کہ وہ نماز نہ پڑھے بلکہ اسے یہی کہا جائے گا کہ خواہ تمہارے کپڑے گندے اور ناپاک ہیں پھر بھی تم اپنے گندے اور ناپاک کپڑوں کیساتھ نماز پڑھ لو۔ مثلاً کسی شخص کے پاس صرف ایک ہی تہہ بند ہے اور اسے شبہ ہے کہ وہ تہہ بند پاک نہیں رہا تو اس کے متعلق شریعت کا یہ حکم نہیں ہوگا کہ وہ نماز نہ پڑھے بلکہ اس کے متعلق یہ حکم ہوگا کہ وہ اسی تہہ بند کے ساتھ نماز پڑھ لے۔ کیونکہ کپڑوں کی پاکیزگی سے دل کی پاکیزگی بہرحال مقدم ہے۔ مگر ہمارے ملک میں لوگ کپڑوں کا تو خیال رکھتے ہیں۔ اور اپنے دل کو ناپاک ہونے دیتے ہیں۔ اگر ہم کپڑے کی ناپاکی کا خیال کر کے نماز چھوڑ دیتے ہیں تو اس کے معنے یہ ہیں کہ ہم کپڑے کے پاک کرنے کا خیال تو کرتے ہیں لیکن اپنے دل کو پاک کرنے کا خیال نہیں کرتے اور یہ سراسر حماقت ہے۔ پس اس وقت جو کپڑا میسر ہو اسی کے ساتھ نماز پڑھ لینی جائز ہوگا۔ مگر یہ جائز نہیں ہوگا کہ کپڑے کی ناپاکی کے خیال سے دل کو اپنے ناپاک کر لیا جائے اور نماز کو چھوڑ دیا جائے۔

نماز روحانی جسم کی اصلاح کا ایک ذریعہ ہے جس طرح ایک بیمار جسم محض یہ کہہ کر موت سے بچ نہیں سکتا کہ وہ بیمار ہے اور بیمار ہونے کی وجہ سے وہ روٹی نہیں کھا سکتا اسی طرح ایک روحانی جسم بھی یہ کہہ کر موت سے بچ نہیں سکتا۔ کہ وہ بیمار ہے اور نماز نہیں پڑھ سکتا۔ باوجود اس کے ایک شخص بیمار ہے اور کھانا نہیں کھا سکتا۔ مثلاً اس کے گلے میں ورم ہو گیا ہے۔ یا جبڑا جڑ گیا ہے۔ یا معدہ غذا کو اپنے اندر نہیں رکھ سکتا۔ یا غذا کو انتڑیوں کی طرف دھکیل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیتا ہے۔ یا منہ کی طرف سے یا ہر پھینک دیتا ہے۔ یا کوئی رسولی پیدا ہوگئی ہے۔ یا سرطان ہوگیا ہے اور غذا معدہ میں ٹھہرتی نہیں بلکہ قے ہوجاتی ہے یا غذا معدہ کے اندر جاتی نہیں یا انتڑیوں میں کوئی بیماری لاحق ہے اس لئے انتڑیوں میں غذا ٹھہرتی نہیں یا پچتی نہیں۔ پھر بھی ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ مرے گا نہیں۔ اس لئے کہ روٹی کے بغیر انسانی جسم بچ نہیں سکتا۔ اسی طرح باوجود اس کے کہ ایک شخص کسی عذر کی وجہ سے نماز نہیں پڑھتا وہ مرے گا۔ بعض لوگ عدم فراست کی وجہ سے یہ خیال کر لیتے ہیں کہ چونکہ وجہ جائز ہے اس لئے نتیجہ نہیں نکل سکتا حالانکہ ان کا یہ خیال درست نہیں۔ وجہ جائز ہو یا ناجائز نتیجہ ضرور نکلے گا۔ تم اپنے سر پر اپنی کمائی سے خریدا ہوا تیل لگاؤ یا چوری سے حاصل کیا ہوا تیل لگاؤ۔ سر ضرور چکنا ہوگا۔ یہ نہیں کہ اپنی کمائی سے حاصل کردہ تیل سے سر چکنا ہوجاتا ہے اور چوری کے تیل سے سر سوکھا رہ جاتا ہے۔ یہ نہیں کہ اپنی کمائی سے حاصل کئے ہوئے کپڑے سے تمہارا جسم ڈھک جائے اور چوری کئے ہوئے کپڑے سے جسم نہ ڈھکے کپڑا چاہے چوری کا ہو یا اپنی کمائی سے خریدا ہوا۔ اس سے جسم ڈھک جائے گا جیسے اپنی کمائی سے خریدے ہوئے کپڑے سے جسم ڈھک جاتا ہے۔ اسی طرح چوری سے حاصل کئے ہوئے کپڑے سے بھی جسم ڈھک جاتا ہے۔ نتیجے دونوں کے ایک جیسے ہوں گے۔ روٹی کا نہ کھانا تو انسان پھر بھی برداشت کر سکتا ہے مثلاً وہ خیال کر سکتا ہے کہ اگر وہ مر جائے گا تو کیا ہوگا اسے اگلے جہان میں تو زندگی مل جائے گی۔ یعنی اسے موت کے بعد اگلے جہان کی زندگی مل جاتی ہے لیکن روحانی موت کا کوئی قائم مقام نہیں۔ جسمانی موت کے متعلق تم کہہ دو گے کہ سارے لوگ مرتے ہیں ہمیں موت آجائے گی تو کیا ہوا اگلے جہان میں ہمیں زندگی مل جائے گی لیکن اگر تمہیں روحانی موت آجائے تو تم کیا کرو گے۔ روحانی موت کا تو کوئی قائم مقام نہیں۔

پس نماز باجماعت کی عادت ڈالو اور اپنے بچوں کو بھی اس کا پابند بناؤ کیونکہ بچوں کے اخلاق اور عادات کی درستی اور اصلاح کے لئے میرے نزدیک سب سے زیادہ ضروری امر نماز باجماعت ہی ہے۔ مجھے اپنی زندگی میں اتنے لوگوں سے ملنے اور مختلف حالات کی جانچ پڑتال کا موقع ملا ہے اور ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے میری طبیعت کو ایسا حساس بنایا ہے کہ سو سال کی عمر پانے والے بھی اپنی عمر کے تجربوں کے بعد دنیا کی اونچ نیچ اور اچھے برے کو اتنا محسوس نہیں کر سکتے جتنا میں محسوس کرتا ہوں اور میں نے اپنے تجربہ میں نماز باجماعت سے بڑھ کر اور کوئی چیز نیکی کے لئے ایسی مؤثر نہیں دیکھی۔ سب سے بڑھ کر نیکی کا اثر رکھنے والی نماز باجماعت ہی ہے۔ اگر میں اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ کی پوری پوری تشریح نہ کر سکوں تو میں اپنا قصور سمجھوں گا۔ ورنہ میرے نزدیک نماز باجماعت کا پابند خواہ اپنی بدیوں میں ترقی کرتے کرتے ابلیس سے بھی آگے نکل جائے پھر بھی میرے نزدیک اس کی اصلاح کا موقعہ ہاتھ سے نہیں گیا۔ ایک شمہ بھر اور ایک رائی کے برابر بھی میرے دل میں خیال نہیں آتا کہ کوئی شخص نماز باجماعت کا پابند ہو اور پھر اس کی اصلاح کا کوئی موقعہ نہ رہے خواہ وہ کتنا ہی بدیوں میں مبتلا کیوں نہ ہوگیا ہو۔ نیکی کے متعلق نماز کے مؤثر ہونے کا مجھے اتنا کامل یقین ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بھی کہہ سکتا ہوں کہ نماز باجماعت کا پابند خواہ کتنا ہی بد اعمال کیوں نہ ہوگیا ہو اس کی ضرور اصلاح ہو سکتی ہے اور وہ ضائع نہیں ہوتا اور میں شرح صدر سے کہہ سکتا ہوں کہ آخری وقت تک اس کے لئے اصلاح کا موقعہ ہے۔ مگر وہ نماز باجماعت کا پابند اس رنگ میں ہو کہ اس کو اس میں لذت اور سرور حاصل ہو۔

مجھے اپنا واقعہ یاد ہے ایک دفعہ حضرت مسیح موعود ... کچھ بیمار تھے اس لئے ہمیں کے لئے ... نہ جا سکے۔ میں اس وقت بالغ نہیں تھا کہ بلوغت والے احکام مجھ پر جاری ہوں تاہم میں جمعہ کیلئے ... جا رہا تھا کہ ایک دوست مجھے ملے۔ اس وقت کی عمر کے لحاظ سے تو ان کی شکل اس وقت تک یاد نہیں رہ سکتی تھی مگر اس واقعہ کا مجھ پر ایسا اثر ہوا کہ اب تک مجھے انکی صورت یاد ہے۔ محمد بخش ان کا نام تھا۔ میں نے ان سے پوچھا آپ واپس آرہے ہیں کیا نماز ہوگئی ہے۔ انہوں نے کہا آدمی بہت ہیں ... جگہ نہیں تھی اس لئے میں واپس آگیا ہوں۔ میں بھی یہ جواب سنکر واپس آگیا اور گھر میں آکر نماز پڑھ لی۔ حضرت مسیح موعود ... نے یہ دیکھ کر مجھ سے پوچھا ... نماز پڑھنے کیوں نہیں گئے۔

خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ میں بچپن سے ہی حضرت مسیح موعود ... کا ادب ان کے مامور ہونے کی حیثیت سے کرتا تھا۔ میں نے دیکھا آپ کے پوچھنے میں ایک سختی تھی اور آپ کے چہرہ سے غصہ ظاہر ہوتا تھا۔ آپ کے اس رنگ میں پوچھنے کا مجھ پر بہت ہی اثر ہوا۔ جواب میں میں نے کہا۔ میں گیا تو تھا۔ لیکن جگہ نہ ہونے کی وجہ سے واپس آگیا۔ آپ یہ سن کر خاموش ہوگئے۔ لیکن جس وقت جمعہ پڑھ کر مولوی عبدالکریم صاحب آپ کی طبیعت کا حال پوچھنے کے لئے آئے تو سب سے پہلی بات جو حضرت مسیح موعود ... نے آپ سے دریافت کی وہ یہ تھی کہ کیا آج لوگ ... زیادہ تھے۔ اس وقت میرے دل میں سخت گھبراہٹ پیدا ہوئی۔ کیونکہ میں خود تو ... گیا نہیں تھا۔ معلوم نہیں بتانے والے کو غلطی لگی یا میری سمجھ میں غلط مفہوم آیا۔ دونوں صورتوں میں الزام مجھ پر آئے گا کہ میں نے جھوٹ بولا۔ مولوی عبدالکریم صاحب نے جواب دیا۔ ہاں حضور! آج واقعہ میں بہت لوگ تھے۔ میں اب بھی نہیں جانتا کہ اصلیت کیا تھی۔ خدا نے میری بریت کے لئے یہ سامان کر دیا کہ مولوی صاحب کی زبان سے بھی اس کی تصدیق کرا دی یا فی الواقعہ اس دن غیر معمولی طور پر زیادہ لوگ آئے تھے۔ بہرحال یہ ایک واقعہ ہوا جس کا آج تک میرے قلب پر ایک گہرا اثر ہے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ حضرت مسیح موعود ... کو نماز باجماعت کا کتنا خیال رہتا تھا۔ بڑا آدمی اگر خود نماز باجماعت نہیں پڑھتا تو وہ منافق ہے۔ مگر وہ لوگ جو اپنے بچوں کو نماز باجماعت ادا کرنے کی عادت نہیں ڈالتے وہ ان کے خونی اور قاتل ہیں۔ اگر ماں باپ بچوں کو نماز باجماعت کی عادت ڈالیں تو کبھی ان پر ایسا وقت نہیں آسکتا کہ یہ کہا جا سکے کہ ان کی اصلاح ناممکن ہے اور وہ قابل علاج نہیں رہے

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آج کل لوگ نمازیں بھی پڑھتے ہیں اور پھر کسی قسم کے گناہ سے بھی ان کو پرہیز نہیں ہوتا۔ جھوٹ وہ بولتے ہیں، رشوت وہ لیتے ہیں، فریب وہ کرتے ہیں، خیانت سے ان کو پرہیز نہیں۔ تجارتی دھوکوں سے وہ مجتنب نہیں غرض ہزاروں قسم کے گناہوں میں مبتلا ہیں مگر اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ نماز کو ان شرائط کے ساتھ ادا نہیں کرتے جو مقرر ہیں۔ اگر وہ ان شرائط کے ساتھ نماز ادا کرتے تو ان کے قلوب پاک ہوجاتے اور گناہوں کی میل دور ہوجاتی اور ہر قسم کے گناہوں اور بدیوں سے وہ محفوظ ہوجاتے۔ کیونکہ نماز کو سنوار کر پڑھنے والا اور ان شرائط کو ملحوظ رکھنے والا جو اللہ تعالیٰ نے ادائے نماز کے لئے مقرر فرمائی ہیں اپنے اندر فوراً ایک تبدیلی پاتا ہے اور زیادہ دن نہیں گزرتے کہ اس کے اندر ایک خاص ملکہ پیدا ہوجاتا ہے جس سے اسے بدیوں کی شناخت ہوجاتی ہے اور پوشیدہ در پوشیدہ بدیوں پر اسے اطلاع دی جاتی ہے اور مخفی در مخفی گناہوں کا علم جو دوسروں کو نہیں ہوتا اسے دیا جاتا ہے اور ملائکہ اسے ہر موقعہ پر ہوشیار کر دیتے ہیں کہ دیکھنا یہ گناہ ہے ہوشیار ہوجانا۔ اور اسے شیطان کے مقابلہ کی مقدرت عطا ہوتی ہے۔ کیونکہ نمازی اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور تحمید کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کسی کا احسان نہیں رکھتا بلکہ اپنے بندہ کو اس کے اعمال کا اعلیٰ سے اعلیٰ بدلہ دیتا ہے جب نماز میں کمال تذلل اور خشوع اور خضوع کے ساتھ انسان خدا تعالیٰ کے حضور میں گر جاتا ہے اور وہ تمام تذلل کے طریق جن کو کسی ملک کے باشندوں نے اظہار عبودیت کے لئے تجویز کیا ہے استعمال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اٹھاتا ہے اور جس طرح وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا ہے خدا تعالیٰ ملائکہ کو فرماتا ہے کہ دیکھو میرے اس بندہ نے میری پاکیزگی کا اقرار کیا ہے تم اسے پاک کر دو۔ اور اس نے میری حمد کی ہے تم اس کی حمد کو دنیا میں پھیلا دو۔ اور اس نے میرے حضور میں کمال تذلل اور انکسار کا اظہار کیا ہے تم اس کو عزت و رفعت دو۔

غرض جوں جوں انسان نمازیں پڑھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی اور حمد اور عظمت کا اقرار کرتا ہے خدا تعالیٰ اس کے اعمال حسنہ کے ترازو کو بوجھل کرتا جاتا ہے اور انسان کا رفع ہوتا جاتا ہے اور چونکہ گناہ نتیجہ ہے مادیت کے تعلق کا۔ جب انسان اس عالم سے بلند ہوتا جاتا ہے تو اس کا تعلق مادیت سے کم ہوتا جاتا ہے اور وہ گناہوں سے محفوظ ہوجاتا ہے۔

(تفسیر کبیر جلد پنجم جز سوم صفحہ ۳۳۲ تا ۳۴۳)

درخواست ہائے دعا

- خاکسار کے بھائی عزیزم منیر احمد پندرہ روز سے بخار میں مبتلا ہے۔
(طاہر احمد۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ)
- خاکسار چند یوم سے بیمار ہے
(رفیق احمد خان۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ)
- میری والدہ فضیلت بیگم صاحبہ کے بازو کا اپریشن کامیاب ہوگیا ہے
(منور احمد ناصر۔ گوجرانوالہ)
- خاکسار کا چھوٹا بھائی عزیزم رشید احمد راشد ابن شاہ محمد صاحب کلیاں ضلع شیخوپورہ دماغی عارضہ اور جسم سے بیمار ہے
(محمد اکبر۔ کارکن دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

جبوب مفید اٹھرا ۳۰/- ، اکسیر اولادِ نرینہ ۳۵/- ، زد جام عشق ۶۰/- ، تریاق بواسیر ۱۵/- ، اکسیر یا ٹیوریا ۶/- ،
تریاق معدہ ۱۲/- ، تریاق دمہ ۲۰/- ، روشن کاجل ۲/۵۰ ، سرمہ جواہر ۳/- ، پیام نور ۱۴/- ،
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گول بازار ربوہ فون: ۶۳۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات وغیرہ کے لئے
نیو پاک جیولرز
فون نمبر
410974
418646
رہائش
418645
★ ۱۱۱۔ فیروزپور روڈ گلیکسی سنیما اچھرہ لاہور ★ ۱۰۔ شادمان کالونی لاہور
★ ۱۲۔ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور
پروپرائیٹر: ـــــ میاں عظیم قادر اینڈ سنز

انشاء اللہ العزیز
حضرت حکیم نظام جان کے فرزند
جانشین
حکیم عبدالحمید صاحب اعوان
مشہور دواخانہ چوک داتہ زید کا
جو مستقل طور پر کام کر رہے ہیں
۱۵ - ۱۶ ستمبر کو حاضر ہوں گے
مینیجر مشہور دواخانہ چوک داتہ زید کا
نارووال مرید کے روڈ ضلع سیالکوٹ

مکان کرایہ کے لیے خالی
ہے
ایک مکان واقع محلہ دارالبرکات مشتمل بر تین کمرے ایک برآمدہ ایک سٹور باورچی خانہ پانی اور بجلی کی سہولت کے ساتھ کرایہ کے لیے خالی ہے رابطہ کے لیے:۔ انوار رشید مکان نمبر ۵ محلہ منڈی دارالرحمت ربوہ

حکیم حمید احمد اختر رجسٹرڈ طبیب درجہ اول
مطب
اٹھرا، بانجھ پن، اور نرینہ اولاد سے محروم عورتوں کے لیے اُمید کی کرن۔
مردانہ، زنانہ اور بچوں کے علاج کے لیے مفصل حالات بیماری لکھ کر مفت مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔
دواخانہ المنار
گولبازار ربوہ

الفضل میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں

ضرورت برائے سٹاف
پنجاب میں ایک صنعتی ادارے کو مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہے
۱۔ مشین اپریٹر۔ (ڈپلومہ ہولڈرز کو ترجیح دی جائے گی)
۲۔ سٹور کیپر۔ (انڈسٹریل سٹور کا تجربہ ضروری ہے۔)
۳۔ چوکیدار۔
۴۔ مالی۔
۵۔ لیبر۔
تنخواہ حسبِ قابلیت دی جائے گی۔
لیبر قوانین کے تحت تمام مراعات حاصل ہونگی سنگل رہائش کی سہولت ہوگی۔
درخواستیں امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ آنی چاہئیں لفافہ کے اوپر واضح الفاظ میں "درخواست برائے ملازمت" لکھیں۔
نظارتِ امور عامہ ربوہ

ھُوَ النَّاصِرُ
اعلیٰ معیار کے زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے
الکریم جیولرز
بازار فیصل
کریم آباد (چورنگی) کراچی ۱۹
ایئرکنڈیشنڈ
فون: ۶۸۵۵۱۱
میاں عبداللطیف شاہ کوٹی
پروپرائیٹر ـــــ اینڈ سنز

آپ کو معلوم ہو کہ
ہمارے دواخانہ
میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز
کا نام اب:
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند حضرت حکیم نظام جان
ہو چکا ہے
خدمت کی راہوں پر رواں دواں: دیرینہ تعاون
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون: ۷۴۸۴۴
بالمقابل ایوانِ محمود، ربوہ، فون: ۶۳۸
۷۱۔ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷ ، چوک داتہ زید کا ضلع سیالکوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رعایتی کرایہ پر
کینوپی، صوفہ سیٹ، کرسیاں اور کراکری، شامیانے، قالین
فرنیچر سروس
سادات ربوہ
سراج مارکیٹ اقصیٰ روڈ
المبارکہ میٹرنٹی ہوم
عورتوں اور بچوں کے امراض کیلئے ۲۴ گھنٹے کھلا رہتا ہے
المبارکہ
ڈگری کالج، دارالعلوم غربی ربوہ

HEARTONE COURSE
مقوی دل کورس
مکمل 200/- آزمائشی 20/-

INTERNATIONAL NAME	اردو نام
Hypertension Course	ہائی بلڈ پریشر کورس 100/-
Obesity Course	موٹاپا کورس 60/-
Diabetes Course	ذیابیطس کورس 80/-
Kidney Stone Course	پتھری گردہ کورس 80/-
Kidney Pain Course	درد گردہ کورس 150/-
Bed Urine Course	بول بستری کورس 30/-
Baby Growth Course	بے بی گروتھ کورس 20/-
Polio Course	پولیو کورس 120/-
Dwarfishness Course	چھوٹا قد کورس 60/-
Body Building Course	باڈی بلڈنگ کورس 30/-
Eyesight Course	کمزوری نظر کورس 60/-
Myopia Course	خرابی نظر دور کورس 60/-
Deafness Course	بہرہ پن کورس 45/-
Asthma Course	دمہ کورس 60/-
T.B. Course	ٹی۔بی کورس 50/-
Leucoderma Course	پھلبہری کورس 60/-

ہر کورس کی تفصیلات مفت طلب کریں
کیور ٹیو سنٹرز
لاہور: مبشر میڈیکوز چوک میو ہسپتال
کراچی: خواجہ میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ
راولپنڈی: شبیر میڈیکوز بالمقابل کنٹونمنٹ ہسپتال
فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار
ملتان: الطاف میڈیکل ہال صدر بازار
گجرات: مظہر میڈیکل ہال چوک نواب صاحب
گوجرانوالہ: ہومیو دارالشفاء نعمانیہ روڈ، نعمانیہ چوک
منڈی بہاؤالدین: اسراری دواخانہ، کمیٹی بازار
جھنگ: حکیم ارشد جاوید اندرون ممنا گیٹ
اوکاڑہ: ہومیو ڈاکٹر محمد اقبال دیپالپور چوک
وہاڑی: قذافی میڈیکل سٹور کلب روڈ نزد اسلامیہ ہائی سکول
پشاور: اختر میڈیکل سٹور، ہسپتال روڈ۔
کوہاٹ: عزیز اینڈ کو کیمسٹ بنوں روڈ
مردان: ہومیو ڈاکٹر غلام جیلانی نیو مارکیٹ
بنوں: حاجی نورالٰہی محمد اکرم کیمسٹ اندرون لکی گیٹ
سکھر: مدنی ٹریڈرز۔ مدنی مارکیٹ
کوئٹہ: غفور میڈیکل سٹور۔ سورج گنج بازار
کیور ٹیو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ فون 607

A-ONE FURNITURE
A&SA ROAD RABWAH
اہل ربوہ کیلئے
خصوصی رعایت
اے ون فرنیچر اقصیٰ روڈ ربوہ
شیشم کی لکڑی سے اعلیٰ قسم اور معیاری فرنیچر آرڈر پر تیار کیا جاتا ہے
نیز لکڑی کا عمارتی کام بھی تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

سرمہ طفیل 1 روپے کورس ۳ شیشی
عرق تور 20/- روپے بمعہ ڈبی
مفید معدہ 6/- 12/-
اکسیر کثرت پیشاب چھوٹی 15/- بڑی شیشی 25/-
حب بواسیر قیمت ۸۴ گولی 28/-
بیوٹی سفوف 15/-
جبوب اکسیر اٹھرا 36 روپے
جبوب صندلین 6/50 روپے
اکسیر تبخیر معدہ 25/- روپے
اکسیر کھانسی و نزلہ سیرپ 6/50 روپے
ہاضمینا سیرپ 5/50 روپے
بذریعہ ڈاک منگوانے کا انتظام تفصیلی لٹریچر مفت حاصل کریں
صحیح تشخیص ہمدردانہ مشورہ۔ مرض مریض کی نبض دیکھ کر بتائی جاتی ہے اور فیس تعین کی جاتی۔
دواخانہ حکیم محمد طفیل ربوہ (سابق صدر طبیہ کالج) معرفت کوٹھی ثلاثہ ہاؤس اندرون گلی گولبازار ربوہ

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
دیودار، کیل، چیل، پڑتل
کیلئے
ہمارے ہاں رجوع فرمائیں!
سٹار ٹمبر سٹور
۵۳، فیروزپور روڈ بالمقابل تھانہ اچھرہ
لاہور: فون: 410617

امریکہ، سویڈن، ناروے، آسٹریلیا، لنڈن، جرمنی، ڈنمارک، الغرض دنیا کے کسی بھی ملک جانے والے حضرات کے لیے ۔ بکنگ اور دیگر امور کے لیے آپ کا منتظر
ایک اور پیش رفت
ہوائی جہاز میں سفر کی بہترین سہولت حاصل کرنے کے لیے اور ٹکٹ کے حصول میں آسانی کے لیے ہماری خدمات حاصل کریں
عبدالمصور
سکائی سٹار ٹریولز
گورنمنٹ لائسنس ۲۲۵
سید موج دریا روڈ (ایڈورڈ روڈ) بالمقابل پوسٹ آفس فلیٹس نزد اے جی آفس لاہور

فون نمبر ۲۷۹۴۶ فون آفس ۲۴۸۳
سفینہ انڈسٹریز لمیٹڈ
مقبول روڈ ۔ فیصل آباد
امپورٹر ۔ ایکسپورٹر
لون، وائل، پردہ کلاتھ، پالین
جاذب نظر ۔ دیدہ زیب
ہر گھر کی پسند
آفس
مندر گلی ریل بازار فیصل آباد

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات اور
چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کیلئے
فرحت علی جیولرز
فون ۵۲۶۲۲ ۶۳۸۵۱
کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

نرینہ اولاد سے محروم، بے اولاد اور مرض اٹھرا کی شکار دکھی عورتوں کیلئے
ہنوالشافی
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
اقصیٰ چوک ربوہ، فون نمبر ۵۵۸
دواخانہ حکیم نظام جان
حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان، چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ
پوسٹ بکس نمبر ۲۲۲ فون نمبر ۷۳۹۹۷